# مجسٹریٹ علاقہ بٹالہ کے متعلق عذر بے جا

## کیا نوعیت جرم سمجھانے کیلئے جرم کا ارتکاب جائز ہے؟

بٹالہ کا مجسٹریٹ علاقہ جسونت سنگھ جس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں نہایت نازیبا الفاظ استعمال کرکے کروڑوں مسلمانوں کی سخت دل آزاری کی ہے۔ اور باوجود شیخ چراغ الدین صاحب ایڈووکیٹ گورداسپور کے توجہ دلانے کے کہ جس رنگ میں اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ذکر کیا ہے۔ وہ مسلمانوں کے لئے نہایت رنجدہ ہے۔ پھر بھی اس نے وہی فقرہ دوہرایا۔ اس کی حمایت میں "امیر جماعت احرار اسلام قادیان" نے جو پوسٹر شائع کیا ہے۔ وہ اگرچہ سارے کا سارا ہی نہایت مضحکہ خیز اور بے سروپا باتوں کا مجموعہ ہے۔ لیکن اس میں "مجسٹریٹ صاحب کی تصریح" کے عنوان سے جو کچھ لکھا گیا ہے۔ وہ نہایت ہی عجیب ہے۔ اور اسی سے سارے پوسٹر کی حقیقت واضح ہو رہی ہے:-

"امیر جماعت احرار" لکھتے ہیں:-

"معاملہ تو اسی دن ختم ہو گیا تھا جبکہ مجسٹریٹ صاحب نے معززین بٹالہ کے سامنے اپنا مافی الضمیر غیر مبہم الفاظ میں بیان کر دیا۔" اس کے بعد مجسٹریٹ کا "مافی الضمیر" اور اس کے "غیر مبہم الفاظ" کے متعلق یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ وہ حرف بحرف مجسٹریٹ مذکور کے مونہہ سے نکلے۔ اور امیر احرار نے نہایت دیانتداری کے ساتھ بغیر ایک شعشہ کے گھٹانے یا بڑھانے کے پیش کر دیئے۔ اس علامت " " کے ساتھ یہ نقل کئے ہیں۔ کہ:-

"کوئی شریف انسان حضرت محمد صاحب کی توہین کا تصور بھی جائز نہیں سمجھتا۔ مذکورہ بالا واقعہ کے وقوع پذیر ہونے کے وقت میرے کسی گوشہ دماغ میں بھی حضرت محمد صاحب کی توہین کا شائبہ بھی موجود نہ تھا۔"

ان الفاظ کے متعلق قابل غور امر یہ ہے۔ کہ کیا چند "معززین" کے سامنے اپنا مافی الضمیر غیر مبہم الفاظ میں پیش کرتا ہوا کوئی صحیح الدماغ انسان "مذکورہ بالا واقعہ کے وقوع پذیر ہونے کے وقت" کے الفاظ استعمال کر سکتا ہے۔ جبکہ زبانی گفتگو میں آج تک "مذکورہ بالا واقعہ" کے الفاظ کبھی کسی صاحب ہوش انسان نے استعمال نہیں کئے ہونگے۔

واقعہ یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ "امیر جماعت احرار" نے پوسٹر لکھتے وقت یا تو یہ الفاظ خود گھڑ کر مجسٹریٹ مذکور کی طرف منسوب کر دیئے۔ یا پھر پوسٹر کا باقی مضمون لکھنے کے بعد اصل مسودہ مجسٹریٹ صاحب کے سامنے پیش کرکے یہ الفاظ ان سے لکھوا لیئے کیونکہ پوسٹر کے اوپر کے حصہ میں مندرج واقعہ کے متعلق "مذکورہ بالا واقعہ" کے الفاظ اسی صورت میں لکھے جا سکتے ہیں جبکہ پوسٹر کا مسودہ سامنے ہو۔ اور لکھنے والا اسے پڑھ چکا ہو۔

بہرحال "مذکورہ بالا واقعہ" کے الفاظ مجسٹریٹ مذکور کے بتا کر "امیر جماعت احرار" نے بھانڈا ہی پھوڑ دیا ہے۔ کہ یہ سب فرضی اور بناوٹی کارروائی معلوم ہوتی ہے جس کی تصدیق اس سے بھی ہوتی ہے۔ کہ ان "معززین بٹالہ" میں سے کسی ایک کا بھی نام نہیں لکھا گیا جن کے سامنے یہ الفاظ کہے گئے۔ حالانکہ اس لمبے چوڑے پوسٹر میں ان کے نام لکھے جانے کے لئے کافی گنجائش موجود تھی۔

پھر اس بات کو علیحدہ رکھتے ہوئے کہ مجسٹریٹ مذکور کے کسی گوشہ دماغ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کا شائبہ موجود تھا یا نہیں۔ اصل سوال یہ ہے کہ مجسٹریٹ نے وہ الفاظ استعمال کئے یا نہیں۔ جو اس کی طرف منسوب کئے گئے ہیں۔ شیخ چراغ الدین صاحب بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ گورداسپور نے جن کو مخاطب کرکے مجسٹریٹ مذکور نے یہ فقرہ کہا۔ حال ہی میں ایک بیان اخبارات میں شائع کرایا ہے جس میں انہوں نے پورے وثوق اور یقین کے ساتھ لکھا ہے۔ کہ مجسٹریٹ مذکور نے ان سے جو سوال کیا۔ وہ یہ تھا۔ کہ "اگر کوئی شخص یہ کہے۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) انفڈل تھے۔ تو کیا ایک مسلمان کے جذبات مجروح نہ ہونگے" اس لئے اس میں شک وشبہ کا کوئی شائبہ نہیں کہ مجسٹریٹ نے یقیناً یہ الفاظ استعمال کئے۔ اور یہ سمجھتے ہوئے کئے۔ کہ ان سے مسلمانوں کے جذبات یقیناً مجروح ہونگے۔ پھر ان کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کے باوجود بڑی دلیری سے دوبارہ استعمال کئے۔ آخر جب شیخ چراغ الدین صاحب نے نہایت واضح الفاظ میں کہا۔ کہ "یہ تشبیہ نہایت ہی نامناسب۔ نہایت ہی دل آزار الفاظ کی حامل اور ناقابل برداشت ہے اور اس سے میرے مذہبی جذبات مجروح ہوئے ہیں۔" تو بھی مجسٹریٹ نے کوئی پرواہ نہ کی اور اظہار افسوس کے لئے ایک لفظ تک استعمال کرنا بھی ضروری نہ سمجھا۔

ان حالات میں کون کہہ سکتا ہے۔ کہ مجسٹریٹ مذکور نے دیدہ دانستہ اس دل آزار حرکت کا ارتکاب نہیں کیا۔ اور یہ جانتے ہوئے نہیں کیا۔ کہ مسلمان اسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک تصور کریں گے۔ اور اس سے ان کے دل مجروح ہونگے ؛

"امیر جماعت احرار" نے اپنے پوسٹر میں لکھا ہے۔ کہ "نوعیت جرم کا احساس کرانے کے لئے مجسٹریٹ مذکور نے مرزائیوں کے وکیل جناب شیخ چراغدین صاحب سے یہ کہا۔ کہ ،، کوئی احمق حضرت محمد صاحب کو انفیڈل کہہ دے۔ تو کیا مسلمانوں کی دل شکنی نہ ہوگی۔ یعنی ضرور ہوگی"۔ اگرچہ شیخ چراغ دین صاحب کے بیان سے ثابت ہے کہ مجسٹریٹ نے "احمق" کا لفظ اس فقرہ میں استعمال نہ کیا تھا۔ لیکن ہم مانے لیتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو سید ولد آدم خیر البشر اور تمام صفات حسنہ کے جامع ہیں۔ جو شخص انفیڈل کا لفظ استعمال کرے وہ ہزار احمقوں کا احمق ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ جو فقرہ مجسٹریٹ مذکور کے نزدیک کبھی کسی احمق کے ہی مونہہ سے نکل سکتا ہے وہ عدالت کی کرسی پر بیٹھ کر اور انصاف کا ترازو ہاتھ میں لے کر اس نے خود کیوں استعمال کیا۔ کہا گیا ہے کہ "نوعیت جرم کا احساس کرانے کے لئے" گویا دوسرے الفاظ میں اس کا یہ مطلب ہوا کہ نوعیت جرم کا احساس کرانے کے لئے مجسٹریٹ نے خود اسی جرم کا ارتکاب کیا۔ مگر کیا قانون اور انصاف مجسٹریٹوں کو اس بات کی آزادی دیتا ہے کہ ان کی عدالت میں جس جرم میں کوئی ملزم پیش ہو۔ اسے نوعیت جرم کا احساس کرانے کے لئے اس کے سامنے خود اسی جرم کے مرتکب ہوں۔ مثلاً ملزم قتل کے سامنے کسی کو قتل کیا جائے۔ یا ملزم سرقہ کے روبرو چور کا پارٹ ادا کیا جائے۔ یا ڈاکہ کے ملزم کے سامنے ڈاکہ ڈالا جائے۔ اگر مجسٹریٹوں کو اس قسم کا حق حاصل ہے تو ہم مان لیں گے۔ کہ بٹالہ کے مجسٹریٹ جسونت سنگھ نے اس فعل کا ارتکاب کر کے جس کے الزام میں ایک ملزم اس کے سامنے پیش تھا۔ قانون کے رو سے کوئی ناروا فعل نہیں کیا۔ بلکہ نوعیت جرم کا احساس کرانے کا فرض ادا کیا لیکن اگر قانون جرم کو جرم ہی قرار دیتا ہے۔ خواہ اس کا ارتکاب کوئی مجسٹریٹ عدالت کی کرسی پر بیٹھ کر کرے۔ یا پبلک کا کوئی آدمی تحریر یا تقریر کے ذریعہ۔ تو پھر سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ مجسٹریٹ مذکور کے احراری حمائتوں کے بیان کو پیش نظر رکھتے ہوئے بھی گورنمنٹ نے اس بارے میں کیوں خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ اور کیوں اسلامی پریس کی متعدد صدائے احتجاج کی ابھی تک اس نے کوئی پروا نہیں کی ؛

# مَنْ اَنْصَارِيْ اِلَى اللّٰهِ

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

(۱) سال چہارم کی تحریک جدید کے اعلان پر ایک ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ کیا اس عرصہ میں آپ نے اپنے فرض کو ادا کر دیا ہے۔

(۲) تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جنوری ہے۔ اس تاریخ کے بعد کوئی وعدہ قبول نہ کیا جائے گا۔ سوائے ان ممالک کے جنکو مستثنےٰ کیا گیا ہے۔

(۳) مومن کی علامت یہ ہے۔ کہ وہ سابق بالخیرات ہوتا ہے۔ پس آپکا صرف یہی فرض نہیں کہ ۳۱ جنوری سے پہلے اپنے وعدہ سے اطلاع دیدیں۔ بلکہ جسقدر پہلے آپ وعدہ لکھاتے ہیں۔ اسی قدر زیادہ ثواب کے آپ مستحق بنتے ہیں ؛

(۴) تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنیکی آخری میعاد ہندوستان کے لئے یکم دسمبر ہے۔ لیکن جو شخص جسقدر پہلے رقم ادا کرتا ہے۔ اتنا ہی ثواب کا زیادہ مستحق ہے۔ سوائے اس کے جو خدا تعالےٰ کی نگاہ میں معذور ہے ؛

(۵) جس قدر پہلے رقم جمع ہو جائے۔ اتنا ہی زیادہ اس سے خدمت دین میں فائدہ پہونچ سکتا ہے ؛

(۶) بے شک یہ چندہ اختیاری ہے۔ لیکن یاد رہے کہ اختیاری چندہ ہی زیادہ ثواب کا موجب ہوتا ہے ؛

(۷) دشمن اپنے سارے لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہے۔ اسلام اور احمدیت آپ سے ہر ممکن قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تاریکی کے فرزندوں اور نور کے فرزندوں میں ضرور نمایاں فرق ہونا چاہیئے ؛

(۸) اس تحریک کا ہر شخص کے کان تک پہونچ جانا ضروری ہے۔ پس یہ بھی ثواب کا کام ہے۔ کہ آپ اپنے بھائی تک اس کی اطلاع پہونچا دیں۔ اور اسے اس میں شریک ہونے کی تحریک کریں۔ جو آپ کی تحریک پر حصہ لیتا یا زیادہ حصہ لیتا ہے۔ اس کے ثواب میں آپ بھی برابر کے شریک ہوں گے ؛

(۹) خدا تعالےٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالےٰ اپنا ہاتھ قرار دے۔ کہ وہ برکت کو پا گیا۔ اور رحمت کا وارث ہو گیا ؛

(۱۰) تحریک جدید سال سوم کا بقایا جن افراد یا جماعتوں کے ذمہ ہو۔ ان کو بھی فوری ادائیگی کیطرف توجہ کرنی چاہیئے

خاکسار۔ مرزا محمود احمد

## مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ جنوری۔ آج رات کے آٹھ بجے کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بوجہ انفلوئنزا ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے ؛

جناب مرزا عزیز احمد صاحب اپنے بچے مرزا سعید احمد سلمہ اللہ تعالےٰ کی تشویشناک بیماری کی وجہ سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے ولایت روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ ان کے بچے کو صحت بخشے اور دونوں خیر و عافیت کے ساتھ واپس تشریف لائیں

کل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مولوی مبارک علی صاحب بنگال سیٹھ محمد ہاشم صاحب ابن سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب بمبئی۔ عبد الحمید خورشید صاحب مصری احمدی جو حال ہی میں مصر سے آئے ہیں۔ میاں علی صاحب ابن مولوی عبد القادر صاحب بھاگلپوری ڈاکٹر محمد عمر صاحب انچارج سول ہسپتال مظفر نگر اور مولوی ابو العطاء صاحب جالندہری کو دوپہر کے کھانے پر مدعو فرمایا۔

۸ جنوری کو شیخ فیض قادر صاحب منیجر سٹار ہوزری کی والدہ صاحبہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ تھیں وفات پا گئیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں احباب دعائے مغفرت کریں ؛

۹ جنوری محمد ابراہیم صاحب قلعی گر کا چھوٹا بچہ فوت ہو گیا۔ حضرت امیر المومنین

# بیرونی ادارہ ہائے تبلیغ احمدیت کے حالات

الحاج مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مندرجہ عنوان موضوع پر جو تقریر فرمائی - اس کا دوسرا حصہ درج ذیل کیا جاتا ہے:-

## سیاہ فام اقوام میں تبلیغ احمدیت

### گولڈ کوسٹ

سفید اقوام کے بعد جو خدا کی مخلوق قادیان کی روحانی توجہ کی جاذب ہو سکتی تھی۔ وہ سیاہ رنگ کی مظلوم مدت العمر غلامی میں رہنے والی سیاہ فام اقوام ہیں خدا چاہتا ہے۔ کہ خلافت ثانیہ میں ان کی رستگاری ہو۔ اس لئے افریقن سیاہ رنگ قوموں کی طرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی توجہ منعطف ہوئی۔ اور فروری ۱۹۲۱ء میں یہ عاجز لورپول کی بندرگاہ سے حضرت مفتی صاحب کے سفر امریکہ کے ایک سال بعد تاریک براعظم کے مغربی ساحل کی طرف روانہ ہوا اور سب سے پہلے فری ٹاؤن واقعہ سیرالیون میں اتر کر اور چند لیکچر دینے کے بعد جو مسلمانوں کی بے انتہا حوصلہ افزائی کا موجب ہوئے۔ اور جن کو سنکر مسلمان بہت محبت سے بھر گئے۔ اور میری طرف اشارہ کر کے بچین انگلش میں جو سیرالیون میں بولی جاتی ہے کہتے

You be we bishop

بس من لُوویہ (لائبیریا) سے ہوتا ہوا گولڈ کوسٹ میں سالٹ پانڈ کے چھوٹے سے قصبے میں اترا۔ اور اللہ تعالےٰ کی تائید سے ایک ماہ اندرونِ ملک میں کام کرنے کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ یہاں ادارۂ تبلیغ قائم ہو گیا۔ اور چار ہزار فینٹی قوم کے حبشیوں نے اپنی احمدیت کا یکدم اعلان کیا۔ اس ملک میں مجھے ابتداءً بہت سی تکالیف کا سامنا ہوا۔ اور مکرم چودھری فتح محمد صاحب کا وہ فقرہ کہ "وقت تو گزر گیا۔ مگر اس کا لطف اب تک باقی ہے" مجھے خوب مزہ دے رہا ہے۔ کیونکہ جیسا چودھری صاحب کو میلوں برف پر چلنا پڑا۔ مجھے پیدل میلوں ریت پر چلنا پڑا۔ اور ایک رات تو میں سترہ میل ساحل اٹلانٹک پر بھوکا پیاسا پیدل چل کر اندرونِ ملک سے واپس آیا۔ ڈیرے پر پہونچ کر نہ صرف بھوکا لیٹنا پڑا بلکہ افریقن کھٹملوں کی بھوکی فوج نے بھی حملہ کیا۔ ہاں میں پھر کہتا ہوں۔ کہ "وقت تو گزر گیا۔ مگر اس کا لطف باقی ہے۔" اس طرح اس ملک میں مارچ ۱۹۲۱ء میں احمدی جماعت قائم ہو گئی۔ چھوٹا سا مدرسہ جاری کیا گیا۔ اور چند مبلغ بنائے گئے تمام ملک کا دَورہ کیا گیا۔ اور جماعت کو خدا کے فضل سے اچھی بنیادوں پر قائم کر کے دوسرے مبلغ کے ہاتھوں میں دے دیا گیا۔

میرے بعد مولوی فضل الرحمٰن صاحب حکیم اور اب مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ اور مولوی نذیر احمد صاحب مبشر اس ملک میں کام کرتے ہیں۔ جو چھوٹا سا مدرسہ کرایہ کے مکان میں شروع کیا گیا تھا۔ وہ اب خدا کے فضل سے گورنمنٹ کا امدادی سکول ہائی سکول ہے۔ اس ادارہ تبلیغ میں ۲۶ تنخواہ دار کارکن ہیں۔ گیارہ مدرسین میں سے جو پہلے سب عیسائی تھے۔ اب صرف پانچ عیسائی ہیں حکومت کی طرف سے پانچ سو چالیس پونڈ گرانٹ ملتی ہے۔ مقامی جماعت کا چندہ چار سو انتالیس پونڈ ہے۔ تحریکِ جدید میں اس جماعت نے ۱۷ پونڈ ۱۶ شلنگ چندہ دیا ہے۔ اور ۲۰۰ پونڈ پر اشاعتِ لٹریچر کے لئے پریس خریدا ہے۔ اور شاہ پراسپے والے اشانٹی کے پایۂ تخت کماسی میں دوسرے سکول کی عمارت ۵۰۰ پونڈ کے خرچ سے تعمیر کی گئی ہے۔ میں نے شاہ پراسپے کی قید کے زمانہ میں اس کے مدفون سٹول کی جگہ اس کے سرداروں کو جمع کر کے کماسی میں تقریر کی تھی۔ تین احمدی حاجی حج کر کے واپس گئے ہیں۔ آنریری مبلغ بھی تندہی سے کام کر رہے ہیں۔ اور ہزاروں لوگوں کو اللہ کا پیغام پہونچاتے ہیں۔ سال رواں میں ۱۳۹ نئے لوگوں نے بیعت کی۔ اور جماعت کی تعداد اب قریباً تیس ہزار ہے اس ملک میں پہلے نومسلم چیف ہندی مرحوم و مغفور تھے۔ جن کی کوشش سے میرا اس ملک میں جانا ہوا۔ اور جماعت قائم ہوئی۔ اب خدا کے فضل سے مشن ایک مسلمہ حکومت تبلیغی ادارہ ہے۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک۔

### نائیجیریا

ساحل مغربی افریقہ کے چودہ قصبوں میں تیرہ ایسے ہیں جن کی ۹۹ فیصدی آبادی مسیحی ہے صرف شہر لیگوس ایسا ہے۔ یہاں مسلمانوں کی کثرتِ آبادی ہے۔ میں اس شہر میں گولڈ کوسٹ سے جا کر اواخر ۱۹۲۱ء میں اُترا۔ اس ملک میں جماعت احمدیہ پہلے ہی سے میری خط و کتابت کے ذریعہ بفضلہ تعالےٰ قائم تھی۔ جانے کے بعد دس ہزار لوگوں کی ایک جماعت نے احمدیت کو اختیار کیا۔ اور مدرسہ کی بنیاد رکھی گئی۔ مسجدیں بنیں۔ نو سو میل تک اندرونِ ملک میں دورہ کیا گیا۔ قیدیوں میں تبلیغ کی اجازت لی گئی۔ لیکن میں بیمار ہو کر واپس آ گیا۔ اور چند ماہ ان لوگوں کی تربیت کے لئے ملے۔ میرے بعد تیرہ سال تک ان لوگوں میں کوئی مبلغ نہیں گیا اس لئے ان کی تربیت میں نقص واقعہ ہو گیا۔ جس کی اصلاح اب مبلغ مولوی فضل الرحمٰن صاحب حکیم کو بھیجکر کرائی گئی ہے اور نہ صرف سابقہ کام جاری ہیں۔ بلکہ خوشی کی بات ہے۔ کہ کنگس کالج کے مسلمان طلبا کو بھی دینیات پڑھانے کی ہمارے مبلغ کو اجازت ہے۔ ہمارا اخبار "سن رائز" جو دراصل احمدیوں کا انگریزی "الفضل" ہے۔ اس ملک میں بہت ہر دلعزیز ہے۔ ہماری تبلیغ کا کام نائیجیریا کی دو دولتمند تاجر پیشہ اور سیاح قوموں یعنی یوروبا اور ہوسا کے درمیان ہے اور چونکہ یہ قومیں کل براعظم پر پھیلی ہوئی ہیں اس لئے احمدیت کا پیغام براعظم افریقہ کے وسطی علاقوں مثلاً کانگو۔ فرانسیسی ڈیہومی وغیرہ میں پھیل چکا ہے۔ کام کرنے والے تین تنخواہ دار اور اکثر آنریری مبلغ ہیں۔ میری ڈائری ۱۹۲۲ء میں ایک مبلغ کی رپورٹ اس طرح درج ہے

Gentlemen go come trade speak in the bush, White alfa speak good good sit here one year make people good me hear good news me heart glad ear glad head glad all be Ahmidia Bi Barkat Mohamads Bi Barkat Mohidi.

اس مشن کی کامیابی پر ڈاکٹر زویمر نے اپنے رسالہ Muslim World میں لکھا تھا۔ کہ احمدیت کا اثر تمام فرانسیسی مغربی افریقہ میں پھیل گیا ہے۔ اور احمدیوں کی خفیہ تنظیم ہمارے زمانے کا بہت بڑا سیاسی مسئلہ ہے اس ملک میں ابھی تک مشکلات کا سلسلہ جاری ہے مگر اللہ کے فضل سے حضرت امیر المومنین کی توجہ اور دعاؤں کے باعث کامیابی انشاء اللہ احمدیت کی خادم ہو گی۔

### مشرقی افریقہ

سیاہ فام قوموں میں احمدیت کا تیسرا ادارۂ تبلیغ مشرقی افریقہ میں ہے۔ جو حقیقتاً ۱۸۹۶ء میں محمد افضل صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر بدر اور پھر ڈاکٹر رحمت علی صاحب شہید کے ذریعہ سے قائم ہوا۔ اور جسے ہندوستانی احمدیوں نے اپنی کوششوں سے کامیابی کے ساتھ جاری رکھا۔

مگر نومبر ۱۹۳۴ء سے مشرقی افریقہ میں باقاعدہ سلسلہ تبلیغ شروع ہوا۔ اور مولوی مبارک احمد صاحب پہلے مبلغ ہیں۔ یہاں بھی اللہ کے فضل سے نیروبی میں مسجد اور ٹبورا میں مدرسہ قائم ہوا ہے۔ ایک ہفتہ وار اخبار الہدیٰ نام اردو اور ایک سواحلی رسالہ ماہوار جاری ہے۔ اخبارات میں مضامین لکھے جاتے ہیں۔ قیدیوں کو تبلیغ اور گورنمنٹ سکول میں مسلمان بچوں کو دینیات کی تعلیم دینے کی مبلغ کو اجازت ہے۔ جس کے ذریعہ قبائل تک اثر پہونچ رہا ہے۔ اور اصل باشندگان ملک میں سلسلہ تبلیغ شروع ہو گیا ہے۔ جس طرح نائیجیریا کے ایک آنریری مبلغ کی رپورٹ میں برکت محمد اور برکت مہدی فطرت کی آواز نے میرے زمانہ میں نکلوایا تھا۔ عین اسی طرح مولوی مبارک احمد صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ایک افریقن احمدی بات کرتے ہوئے کہا کرتے ہیں۔ کہ اللہ محمد اور احمد کی برکت سے نیروبی سے ریڈیو پر بھی ایک احمدی دوست نے تبلیغی تقریریں کیں۔ مبلغ نے منجملہ دیگر ملاقاتوں کے سلطان زنجبار سے بھی ملاقات کی۔ مبلغ کو ہندوستانی مسلمانوں کی مخالفت کی وجہ سے بعض مشکلات پیش آئیں۔ مگر وہ بفضل خدا ان پر غالب آ گئے ہیں ہماری ہندوستانی بہنیں مقیم مشرقی افریقہ تبلیغ کے کام میں بہت مدد کر رہی ہیں۔

## بھوری اقوام میں تبلیغ احمدیت

ایشیائی بھورے رنگ کی اقوام میں سے جو قوم اپنی مذہبی اور تمدنی حیثیت کے لحاظ سے قابل توجہ تھی وہ عرب ہیں۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پہلے دمشق میں ۱۹۲۵ء میں ادارہ تبلیغ قائم کیا۔ اور سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس کے ساتھ وہاں گئے۔ مگر اس شہر نے جہاں سے دجالیت کا آغاز ہوا تھا احمدی مبلغ کی آواز کو نہ سنا۔ احمدی مبلغ کی جان لینے کی کوشش کی۔ اور خدا کا عذاب ان پر فرانسیسی گولہ باری کی شکل میں نازل ہوا اور مولانا جلال الدین صاحب شمس کو دمشق کی بجائے حیفا میں مرکز تبلیغ قائم کرنے کی ہدایت ہوئی۔ جہاں سے مسیحی۔ یہودی۔ بہائی اور بگڑے ہوئے مسلمانوں کی نگرانی اور تبلیغ کی جا رہی ہے اور کل ممالک کو پیغام حق پہونچانے کا فریضہ ادا کیا جا رہا ہے۔ مولوی شمس صاحب کے بعد مولوی ابو العطاء اس مشن کے انچارج رہے۔ اور ایک سہ ماہی رسالہ البشریٰ جاری کیا۔ جو نہایت کامیابی سے دنیا بھر میں قرآن کی زبان کے ذریعہ تبلیغ کا حق ادا کر رہا ہے۔ اس ادارہ تبلیغ کے متعلق ایک مسجد اور لڑکے لڑکیوں کے دو مدارس ہیں۔ چونکہ شامی عرب قریباً کل دنیا میں تجارت کا کام کرتے ہیں۔ اس لئے یہ مشن بہت اہم اور بہت بڑا ذریعہ تبلیغ ہے۔ یہاں سے مصر۔ عراق۔ عرب۔ اور شمالی افریقہ اور امریکہ تک میں اللہ تعالے کا پیغام عربی زبان کے ذریعہ پہونچ رہا ہے۔

## زرد اقوام میں تبلیغ احمدیت

سفید۔ سیاہ اور بھوری اقوام کے بعد جن قوموں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام پہونچانے کی ضرورت تھی۔ وہ جزائر کے باشندے اور زرد اقوام ہیں۔ اس لئے مندرجہ ذیل ادارہ ہائے تبلیغ ایک زنجیر کی شکل میں افریقہ کے مشرقی ساحل سے شروع کر کے جاپان تک پہونچا دیئے گئے ہیں۔

### ماریشس

مذکورہ بالا زنجیر کی پہلی کڑی ماریشس کا مشن ہے۔ جو ۱۹۱۵ء میں قائم ہوا اور جہاں سے فرانسیسی لٹریچر شائع کیا جاتا ہے اور اس مشن کے ساتھ ایک مسجد بھی ہے۔

### کولمبو

ماریشس کے بعد کولمبو سیلون میں ایک تبلیغی مرکز ہے۔ جہاں سے Message نام اخبار تامل اور انگریزی میں شائع ہوتا رہا ہے۔

### سماٹرا اور جاوا

اس زنجیر میں زیادہ اہم ادارہ ہائے تبلیغ سماٹرا اور جاوا کے ہیں۔ سماٹرا میں ہمارا مرکز پیڈانگ میں ہے۔ اور چونکہ سماٹرا پر ولندیز یعنے ڈچ لوگوں کا قبضہ ہے اور کچھ علاقہ ریاستی ہے جس میں تبلیغ کی ممانعت رہی ہے۔ مگر دوسرا مرکز میدان میں کھول کر ریاستی سماٹرا میں بھی تبلیغ کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ سماٹرا مشن کے پہلے مبلغ مولوی رحمت علی صاحب تھے۔ جو ۱۹۲۵ء میں بھیجے گئے تھے اور دوسرے مولوی محمد صادق صاحب تھے۔ مگر اب خدا کے فضل سے اس ملک کے باشندے قادیان سے تعلیم حاصل کر کے جانے کے بعد اپنے ہم وطنوں کی روحانی تربیت کر رہے۔ اور تبلیغ کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ اور تین سماٹری احمدی علماء خدمت دین میں مصروف ہیں۔ بعض سماٹری بیبیاں بھی لیکچر دیتی ہیں ملائی زبان میں البشریٰ نامی ایک رسالہ جاری ہے۔ مخالفت بھی زوروں پر ہے۔ مگر احمدی ہر ایک قربانی کر کے سلسلہ کی خدمت میں مصروف ہیں۔

جزیرہ جاوا میں ۱۹۳۲ء سے باقاعدہ ادارہ تبلیغ قائم ہے۔ اور مولوی رحمت علی صاحب کو سماٹرا سے وہاں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ جو بٹاویا میں مقیم ہیں۔ دوسرا مرکز اس جزیرہ میں گارت نام شہر ہے۔ جہاں قادیان سے فارغ التحصیل سماٹری مبلغ مولوی عبد الواحد صاحب کام کر رہے ہیں۔ جماعت نے نوسو گولڈرس خرچ کر کے مطبع خریدا ہے اور اپنے خرچ پر مسجد بنوائی ہے۔ اور الاسلام نام اخبار جاری کیا ہے۔ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات تقریریں کرنے لگی ہیں۔ اور جماعت کے بعض ممبروں کی دینی حالت دیکھ کر بعض غیر احمدیوں نے کہا۔ جماعت احمدیہ پراسرار جماعت ہے۔ جو اس میں داخل ہوتا ہے وہ نمازی بن جاتا ہے۔

### سنگاپور

زرد اقوام کے سلسلہ میں جزیرہ نما ملایا کی مشہور بندرگاہ سنگھاپور میں بھی ایک ادارہ تبلیغ تحریک جدید کے ماتحت قائم ہے۔ جہاں باوجود سخت مخالفت کے مولوی غلام حسین صاحب ایاز اور بعض دیگر مجاہدین کام کر رہے ہیں۔

### ہانگ کانگ

اسی زنجیر کے سلسلہ میں ہانگ کانگ کا ادارہ تبلیغ ہے۔ جہاں سے چینی زبان میں لٹریچر تیار ہو رہا ہے۔ اور مولوی حید الواحد صاحب مولوی فاضل (تحریک جدید) خدمت تبلیغ ادا کر رہے ہیں۔

### جاپان

اس زنجیر کی آخری کڑی کو بے ۱۹۳۵ء کا جاپان پر ختم ہوتی ہے۔ جہاں مولوی عبد القدیر صاحب نیازی بی۔ اے اور مولوی عبد الغفور صاحب نام خدمت دین پر مامور ہیں۔ اور جاپانی زبان سیکھ رہے ہیں۔ جاپان میں اسلام کی تبلیغ کا کام بہت دشوار ہے۔ کیونکہ یہ قوم سیاسیات میں منہمک اور اپنے شہنشاہ کو سب سے بہتر خیال کرنے کی عادی ہے۔ اور جاپان میں اب تک بھی اسلام کو سرکاری طور پر تسلیم شدہ مذاہب میں شمار نہیں کیا گیا گزشتہ دنوں میں سیاسی شبہات کی بناء پر مولوی عبد القدیر صاحب کو گرفتار بھی کر لیا گیا تھا۔ جو بعد میں رہا کر دیئے گئے۔

### برہما

زرد قوموں اور آرین مذاہب کے تحت بدھ مذہب کے پیرو اہل برہما بھی آتے ہیں۔ ان میں مولوی احمد خان صاحب نسیم کا بحیثیت مبلغ تقرر ہے۔ جب میں ۱۹۲۶ء میں برہما میں گیا۔ اور اسلام اور بدھ مذہب پر پہلا لیکچر دیا تھا۔ تو انہی دنوں میں جبکہ میں گورنر برہما سے ملکر موٹر میں آ رہا تھا۔ میں نے حضرت گوتم بدھ کو ایک خاتون کی شکل میں دیکھا۔ جس نے مجھے مخاطب کر کے کہا my people are sure to except your religion یعنی میرے پیرو یقیناً آپ کا مذہب (احمدیت) قبول کریں گے۔ اس لئے زرد پیروان بدھ میں بھی بڑی ترقی کی امید ہے۔

الغرض جغرافیائی اور رنگ و مذہب کی تقسیم کے سائنٹفک طریق پر خدا تعالے کے کلام کی پیشگوئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کی ہدایات کے ماتحت دنیا کے کونے کونے تک پہونچانے سے پوری ہو رہی ہے۔ اب آپ خود اندازہ فرمالیں۔ کہ دنیا میں تبلیغ سلسلہ یعنی حقیقی خدمت اسلام کا کام کیا اور کہاں سے ہو رہا ہے۔ اور کون ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشائے عالیہ کے ماتحت اشاعت دین کر رہا ہے۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک کشف پر اعتراض کا جواب



ہمیں مخالفین سے یہ شکوہ نہیں۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ ہم پر اعتراضات کیوں کرتے ہیں۔ افسوس صرف یہ ہے۔ کہ علماء مخالفین اپنی طرف سے ایک عقیدہ اختراع کرتے ہیں۔ اور خود ہی معترض ہو کر کہتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب نے یہ کہا ہے۔ یا جماعت احمدیہ کا یہ مذہب ہے

احرار کی شورش کے زمانہ میں خاکسار کئی احراری جلسوں میں شامل ہوا۔ اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ اپنے دل میں یہی خیالات لے کر سننے گیا۔ کہ اگر بیان کردہ واقعات درست ہوئے تو میرا جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ مگر جب بیان کردہ احراری وعظ کی تحقیق کی گئی۔ تو احمدیت کی صداقت میرے دل میں اور زیادہ گڑ جاتی رہی۔

اس وقت میں قارئین الفضل کی توجہ صرف اس اعتراض کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ جو آج کل عموماً سننے میں آتا ہے۔ کہ مرزا صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو خواب میں اپنا اور اپنی جماعت کا انجام دکھایا گیا جیسا کہ مرزا صاحب ایک کشف میں بیان کرتے ہیں:۔ "میں نے دیکھا۔ کہ میرے اردگرد بندر اور سؤر بیٹھے ہیں۔ اور اس سے مراد مرزا صاحب کی جماعت کے علماء ہیں۔ میں دشمن کی اس غلط بیانی کو انشاء اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان کردہ کشف سے ہی واضح کرنا چاہتا ہوں۔

نزول المسیح کے صفحہ ۳۷ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنا ایک کشف درج فرماتے ہیں۔ بالآخر میں ایک اور رؤیا لکھتا ہوں۔ جو طاعون کی نسبت مجھے ہوئی اور وہ یہ کہ میں نے ایک جانور دیکھا جس کا قد ہاتھی کے قد کے برابر تھا۔ مگر منہ آدمی کے منہ سے ملتا تھا۔ اور بعض اعضاء دوسرے جانوروں سے مشابہ تھے۔ اور میں نے دیکھا کہ وہ یوں ہی قدرت کے ہاتھ سے پیدا ہو گیا اور میں ایک ایسی جگہ بیٹھا ہوں جہاں چاروں طرف بن ہیں۔ جن میں بیل گدھے گھوڑے کتے۔ سؤر بھیڑیئے اونٹ وغیرہ ہر ایک قسم کے موجود ہیں۔ اور میرے دل میں ڈالا گیا۔ کہ یہ سب انسان ہیں۔ جو بدعملوں سے ان صورتوں میں ہیں۔ الیٰ آخرہ

ان الفاظ پر غور کیجئے۔ کیا ان سے مراد جماعت احمدیہ کے علماء ہیں۔ ہرگز نہیں کسی صورت میں معترضین کا اعتراض مفہوماً یا عبارتاً یا کنایتاً ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کشف میں بعض مخالف بد اعمال اشخاص دکھائے گئے اب سوال یہ ہے۔ کہ وہ تھے کون۔ اس کا جواب خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دیا ہے۔ کہ

"وہ جانور جو مجھے خواب میں دکھایا گیا۔ اور جو ان بد اعمال انسانوں کو بنوں میں کھا کر میرے پاس آ بیٹھتا تھا۔ تب میرے دل میں ڈالا گیا۔ کہ یہ دابۃ الارض ہے جس کی نسبت قرآن شریف میں وعدہ تھا۔ کہ آخری زمانہ میں ہم اس کو نکالیں گے۔ اور وہ لوگوں کو اس لئے کاٹے گا۔ کہ وہ ہمارے نشانوں پر ایمان نہیں لاتے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ واذا وقع القول علیھم اخرجنا لھم دابۃ من الارض تکلمھم ان الناس کانوا بآیتنا لا یوقنون ۝ اور جب مسیح موعود کے بھیجنے سے خدا کی حجت ان پر پوری ہو جائے گی۔ تو ہم زمین میں ایک جانور نکال کھڑا کریں گے۔ وہ لوگوں کو کاٹے گا۔ اور زخمی کرے گا۔ اس لئے کہ لوگ خدا کے نشانوں پر ایمان نہیں لاتے دیکھو سورہ النمل الجزء نمبر ۲۰

اب میں منصف مزاج لوگوں سے پوچھتا ہوں۔ کہ بندر و سؤر گدھے۔ بیل۔ گھوڑے اونٹ وغیرہ ان لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔ جو مسیح موعود کے نشانات کی تکذیب کریں گے اور اپنی بداعمالی کی وجہ سے اخلاقی طور پر ان کی حالتیں رؤیا کے مطابق ہوں گی اور اللہ تعالیٰ نے بداعمالی کی وجہ سے دابۃ الارض (طاعون) کو ان پر عذاب دینے کے لئے مسلط کرے گا۔ یا مسیح موعود کے ماننے والوں کے متعلق ہے۔ جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی مضمون میں بیان فرماتے ہیں۔

کیونکہ وہ خدا جو قادر خدا ہے۔ اپنے پاک کلام میں وعدہ کر چکا ہے۔ جو قادیان میں تباہ کرنے والی طاعون نہیں پڑے گی۔ جیسا کہ اس نے فرمایا۔ لولا الاکرام لھلک المقام یعنی اگر مجھے تیری عزت ظاہر کرنا ملحوظ نہ ہوتا تو میں اس مقام کو یعنی قادیان کو فنا کر دیتا۔ یعنی اس گاؤں میں بڑے بڑے خبیث اور شریر اور ناپاک طبع اور کذاب اور مفتری رہتے ہیں۔

پھر آگے جا کر فرماتے ہیں:۔ اس صورت میں ظاہر ہے۔ کہ یہ جماعت جو قادیان میں بیٹھی ہے۔ وہ سب مع اپنے امام کے تباہ ہوں گے۔ اور سب طاعون سے مریں گے۔ اور یہ خدا کو منظور نہیں۔ کیونکہ یہ اس کی قوم ہے (جماعت احمدیہ) جو اس نے تیار کی ہے۔ اور یہ جو بھیجا گیا ہے۔ (مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) یہ اس کے ہاتھ کا پودہ لگایا ہوا ہے۔ پس کیونکر وہ اپنے باغ کو خود کاٹ دیوے۔ جو اس نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے" (نزول المسیح ص۳۷)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو اس سے بھی واضح الفاظ میں فرما چکے ہیں۔

بن کے رہنے والو تم ہرگز نہیں ہو آدمی
کوئی ہے خنزیر تم میں کوئی روباہ کوئی مار

براہین احمدیہ حصہ پنجم

یہ شعر اسی کشف کا ترجمہ ہے۔

سید عنایت بخاری۔ لائل پوری

# کمال ڈیرہ (سندھ) میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان مباہلہ

کچھ عرصہ ہوا ایک ملا کو جو سلسلہ احمدیہ کا شدید دشمن ہے۔ ہم نے کہا کہ اگر تم اپنے آپ کو صداقت پر سمجھتے ہو تو اپنے استاد اور پیر کو مباہلہ کے لئے تیار کرو۔ وہ ان کے پاس گیا۔ اور اس نے بڑی منتیں کیں۔ مگر انہوں نے صاف کہہ دیا کہ ہم مباہلہ پر ہرگز تیار نہیں یہ دیکھ کر وہ ملا اکیلا ہی مباہلہ کے لئے تیار ہو گیا۔ جس پر ہم نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں اجازت کیلئے درخواست لکھی اور اس ملا نے پیر خواجہ محمد حسن صاحب، سرہندی کو جو امام ربانی مجدد الف ثانی کا گدی نشین ہے اور سندھ میں بڑا پیر ہے اور جس کے سندھ اور بلوچستان میں بہت بڑی تعداد میں مرید پائے جاتے ہیں۔ ہم سے اجازت طلب کی۔ ہمیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے پرائیویٹ سکرٹری صاحب نے لکھا کہ مباہلہ میں کم سے کم دس آدمی ہونے چاہئیں۔ اور اس ملا کو پیر صاحب نے یہ لکھا کہ قادیانی ہر ایک طرح میں جھوٹے ہیں میں دعا کرتا ہوں کہ وہ تباہ ہو جائیں۔ آخر ہم نے اس سے کہا کہ ہم بھی دس آدمی لاتے ہیں تم بھی دس آدمی لاؤ۔ اس نے کہا کہ میرے ساتھ اور کوئی آدمی نہ آئیگا۔ مگر گاؤں کے رئیس نے اس پر زور ڈالا کہ آدمی لاؤ۔ آخر وہ مجبور ہو کر کہنے لگا میں لوگوں کے پاس جا کر انہیں خدا کا واسطہ ڈالوں گا۔ اگر کوئی آیا تو لے آؤں گا۔ چنانچہ اس نے مخالفوں کو غیرت دلائی اور ان میں سے نو آدمی مباہلہ کے لئے تیار ہو گئے اس کے بعد ۱۹ دسمبر ۱۹۳۷ء کو مسجد میں مباہلہ ہوا۔ ہماری طرف سے تین تقریریں ہوئیں۔ مگر ان کی طرف سے کوئی تقریر کرنے والا نہ تھا۔ وہ یہی کہتے رہے۔ کہ احمدی جھوٹے ہیں۔ احمدی جھوٹے ہیں۔ مباہلہ میں شامل ہونے والوں کے اسماء درج ذیل ہیں:

**احمدیوں کے نام**

| | |
|---|---|
| ۱۔ ماسٹر محمد پریل صاحب | ۲۔ محمد شفیع صاحب |
| ۳۔ عمرالدین صاحب | ۴۔ شمس الدین صاحب |
| ۵۔ مٹھا خان صاحب | ۶۔ بڈھن خان صاحب |
| ۷۔ غلام محمد صاحب | ۸۔ حاجی ولی محمد صاحب |
| ۹۔ اللہ ڈنہ صاحب | ۱۰۔ خاکسار محمد موسیٰ |

**غیر احمدیوں کے نام**

| | |
|---|---|
| ۱۔ ملا دوس محمد صاحب | ۲۔ محرم صاحب |
| ۳۔ محمد عثمان صاحب | ۴۔ محمد پریل صاحب |
| ۵۔ غلام حسین صاحب | ۶۔ غلام محمد صاحب |
| ۷۔ اللہ بخش صاحب | ۸۔ نبی بخش صاحب |
| ۹۔ علی محمد صاحب | ۱۰۔ محمد الیاس صاحب |

# آریہ سماج پر احمدیت کے غلبہ کا اعتراف

## ذمہ وار آریہ صاحبان کی طرف سے

خداوند تعالےٰ کے عظیم الشان انعامات میں سے نبوت سب سے اعلےٰ انعام ہے نبی کے آنے سے خداوند تعالےٰ کا چہرہ سعید الفطرت انسانوں کو روز روشن کی طرح نظر آنے لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا محبوب اور پیارا نبی تمام دنیا کے لئے باپ سے زیادہ ہمدرد اور ماں سے زیادہ مہربان ہوتا ہے۔ خدا کا زندہ نمونہ اور عظیم الشان نشان یعنی نبی تمام دنیا کو رحمت کی چادر میں لپیٹ کر امن اور شانتی کا مالک بنانا چاہتا ہے۔ اور عافیت کے حصار میں ان کو لے جا کر تمام قسم کے خطرات سے بچا لیتا ہے۔ لیکن بہ کس قدر حسرت کا مقام ہے کہ بعض نادان اور ظالم نہ صرف خود ہدایت سے محروم رہنا چاہتے ہیں بلکہ اور مخلوق خدا کو بھی گمراہ کرنا اپنے لئے باعث فخر جانتے ہیں۔ ان نادانوں اور غلطی خوردہ انسانوں پر رحم کرنے کے لئے اور نبی کے ماننے والوں کے ایمان تازہ کرنے کے لئے خداوند تعالیٰ اپنے پیارے اور محبوب نبی کو مستقبل کی خبروں سے آگاہ فرماتا ہے۔ اور وہ نبی قبل از وقت مخلوق خدا کو آئندہ کی خبروں سے آگاہ کر دیتا ہے۔ جو اپنے وقت پر پوری ہو کر عظیم الشان نشان بن کر دنیا پر ظاہر ہوتی ہیں۔ ان عظیم الشان نشانوں اور زندہ نمونوں میں سے آج آریہ سماج کے متعلق ایک اور عظیم الشان پیشگوئی ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔

"کرشن ثانی جناب مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام آریوں کی مخالفتوں کو دیکھ کر سرب شکتیمان پرم پتا پرماتما سے آکاش بانی پا کر یہ اعلان فرماتے ہیں۔ کہ:- آریہ مذہب کا انجام یہ ہوگا۔ کہ خدا ان کو شکست دے گا۔ اور آخر وہ آریہ مذہب سے بھاگیں گے۔ اور پیٹھ پھیریں گے اور آخر کالعدم ہو جائیں گے۔ یہ الہام مدت دراز کا ہے۔ جس پر تقریباً تیس برس کا عرصہ گذرا ہے۔ جس سے اس جگہ کے ایک آریہ یعنی لالہ شرمپت کو اطلاع دے دی گئی تھی۔"

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۶۷)

مذکورہ بالا عبارت میں خداوند تعالےٰ نے اپنے پیارے اور محبوب کرشن ثانی کو قبل از وقت مندرجہ ذیل امور سے آگاہ فرمایا۔

اول۔ خداوند تعالیٰ آریہ سماج کو شکست دیگا۔ دوم۔ آخر آریہ اپنے دھرم سے بھاگ کر پیٹھ پھیریں گے۔ سوم بالآخر کالعدم ہو جائیں گے۔ میں اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم کے ساتھ اپنی عادت کے ماتحت اس عظیم الشان پیشگوئی کی صداقت ثابت کرنے کے لئے صرف آریہ سماج کے لٹریچر سے ہی گواہ پیش کروں گا۔ جن احباب نے میرے گزشتہ تین مضامین پڑھے ہونگے۔ ان کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ آریہ سماج کس طرح اپنے دھرم کرم اور وید سے منہ موڑ چکا ہے۔ اور اسلام کے سامنے اپنے ہتھیار ڈال رہا ہے۔ آج میں مذکورہ بالا پیشگوئی کے ثبوت ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔

### جماعت احمدیہ کا آریوں کے پاؤں اکھیڑنا

لکھا ہے۔ "مشکل یہ ہے۔ کہ انہیں اپنے ہی ہم وطنوں کی ایک جماعت کی طرف سے خطرہ ہے۔ اور وہ خطرہ اتنا عظیم ہے۔ کہ اس کے نتیجہ کے طور پر آریہ جاتی صفحۂ ہستی سے مٹ سکتی ہے۔ وہ خطرہ ہے تبلیغ و تنظیم کا۔ مسلمانوں کی ایک جماعت کی طرف سے یہ کام اس قدر تیزی سے ہو رہا ہے۔ کہ ہندوؤں کے پاؤں اکھڑ رہے ہیں۔ ان کی تعداد سال بسال کم ہو رہی ہے۔ اور اگر اسے کسی طرح روکا نہ گیا۔ تو ایک وقت ایسا آسکتا ہے۔ جب کہ آریہ دھرم کا کوئی نام لیوا نہ رہے۔" (اخبار پرتاپ لاہور یکم دسمبر ۱۹۲۹ء) اگر ہمارے غیر احمدی مسلم دوست اس حوالہ پر غور کریں۔ تو ان کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ جماعت احمدیہ کس قدر اسلام کی خدمت کر رہی ہے۔ اگر جماعت احمدیہ باوجود کم اور غریب ہونے کے اتنا بڑا عظیم الشان کارنامہ سرانجام دے سکتی ہے۔ تو یقیناً تمام مسلمان جماعت احمدیہ کے ساتھ تعاون کر کے غیر مسلموں میں تبلیغ کریں۔ تو بہت بڑی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

### آریہ لاجواب ہو کر خاموش ہو گئے

پھر لکھا ہے۔ "قادیانیوں کی طرف سے اس وقت ایک درجن کے قریب اخبار اور رسالے نکل رہے ہیں۔ جن میں آئے دن آریہ سماج۔ ویدک دھرم بھگوان دیانند اور آریہ سبھیتا پر سخت سے سخت حملے کئے جاتے ہیں۔ آئے دن ویدک سدھانتوں کے خلاف کتابیں شائع ہوتی ہیں۔ جن کی وہ اشاعت بھی خوب کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں کوئی جواب دینے والا نہیں۔ میں تو جب موجودہ دستھا پر نگاہ ڈالتا ہوں تو آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔" (دھرم نجی لال پریم آریہ ویر ۱۴ دسمبر ۱۹۳۳ء)

احمدیوں نے آریہ سماج کے سدھانتوں پر زبردست نکتہ چینی کر کے جگہ جگہ پر آریہ سماج کے مخالف نکتہ چین پیدا کر دیئے ہیں۔ اور لوگوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہو رہا ہے۔ کہ آریہ سماج کے سدھانت کمزور ہیں۔" (مہاتما ہنسراج آریہ گزٹ ۴ اپریل ۱۹۳۱ء)

ایک مشہور آریہ سماجی لیڈر لکھتے ہیں

"مرزا صاحب کی ہر دل عزیزی بڑھتی گئی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے آریہ سماج کے خلاف پے در پے کتابیں لکھیں۔ ہندوؤں کی مخالفت میں مسلمانوں کے اندر ایسے لیڈر پیدا ہو گئے۔ جنہوں نے مذہبی تعصب کو بھڑکا کر ایک نئی زندگی پیدا کر دی۔ آریہ سماج نے سمجھا تھا کہ بے روک ٹوک کام کرتی چلی جائے گی۔ اور اپنے منزل مقصود پر جا پہنچے گی۔ لیکن اتنی مخالفانہ طاقتوں کے پیدا ہو جانے کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ پنجاب کی پبلک زندگی میں ایک نئی گڑبڑ پیدا ہو گئی۔ جس کا ابھی تک کوئی حل دکھائی نہیں دیتا۔ اتنا ضرور نظر آتا ہے کہ پنجاب کے ہندو اپنی لیڈنگ پوزیشن سے گر کر پستی کی غار میں جا پڑے ہیں۔" (بھائی پرمانند جی ایم اے۔ اخبار ہندو لاہور ۶ فروری ۱۹۳۳ء)

ان حوالجات سے ظاہر ہے۔ کہ آریہ سماج کے ذمہ دار لیڈر آریہ سماج کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کی فتح مندی اور کھلم کھلا غلبہ کا اعتراف کر رہے ہیں اور انہیں اعتراف ہے۔ کہ آریہ سماج احمدیت کے مقابلہ میں قطعاً ٹھہر نہیں سکتی یہ دراصل اسی پیشگوئی کا ظہور ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آریہ سماج کے متعلق فرمائی۔

خاکسار:- فتح محمد احمدی
شرما از کراچی

## چندہ برائے توسیع مساجد

مولوی محمد عبد العزیز صاحب انسپکٹر بیت المال کے توسط سے چک ۵۵۹ گ ب ضلع لائلپور سے جن بہنوں سے چندہ توسیع مساجد اقصےٰ و مبارک وصول ہوا ہے۔ ان کی فہرست ذیل میں بغرض اطلاع شائع کی جاتی ہے۔ تا چندہ دینے والوں کے لئے موجب اطمینان ہو۔ اور اگر کسی بہن کا چندہ رہ گیا ہو۔ تو وہ دفتر ہذا کو اطلاع فرمائیں۔

(۱) اہلیہ کلاں مستری محمد الدین صاحب ۲/۰/۰
(۲) فاطمہ بی بی ہمشیرہ عطاء اللہ صاحب ۱/۰/۰
(۳) فاطمہ بی بی اہلیہ امان اللہ صاحب ۰/۸/۰
(۴) ریشم بی بی صاحبہ ۰/۳/۰
(۵) امینہ بی بی صاحبہ ہمشیرہ شریف احمد صاحب ۰/۲/۰
(۶) فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ نثار اللہ صاحب ۰/۲/۰
(۷) طالع بی بی صاحبہ ۰/۲/۰
(۸) جنت بی بی صاحبہ ۰/۲/۰

ناظر بیت المال قادیان



## ضرورت رشتہ

ہمارے ایک مخلص دوست جو مبلغ ۲۰ روپیہ ماہوار پر محکمہ نہر میں ملازم ہیں اور علاوہ ازیں چاہی زمین کے مالک بھی ہیں کیلئے رشتہ درکار ہے۔ جو سیرت اور صورت میں عمدہ ہو۔ لڑکی قوم سیال زمیندار عمر ۲۲ سال ہائش ضلع جھنگ صحت بہت عمدہ (شکیل نوجوان) اور مخلص احمدی ہیں۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ ع۔ح انگلش ٹیچر چک ۔۔ ج براستہ ۔۔ ضلع لائلپور

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں



**لاہور ۹ جنوری** معلوم ہوا ہے۔ سیاسی قیدیوں نے ملتان سنٹرل جیل میں بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے۔ سیاسی اسیران کی سوسائٹی کے سکرٹری نے گاندھی جی اور پنڈت جواہر لال نہرو کو تار ارسال کئے ہیں۔ جن میں لکھا ہے کہ سوسائٹی مذکور نے ۲۴ جنوری کی تاریخ آل انڈیا مظاہروں کے لئے مقرر کی ہے۔

**ٹوکیو ۹ جنوری** جاپانی وزارت اور امپیریل ہیڈ کوارٹرز کے ارکان کی ایک مشترکہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں فیصلہ کیا گیا کہ چین میں جو حکومت جاپانیوں کی مخالفت کر رہی ہے۔ اسے بالکل تباہ کر دیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ فوجی جرنیلوں کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

**لنڈن ۹ جنوری** ماسکو سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ سٹالن نے اپنی گورنمنٹ کے تحفظ کے لئے اڑھائی لاکھ سیاسی جاسوس رکھے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ۱۰ ہزار پولیس کے اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔

**راولپنڈی ۹ جنوری** وادی کشمیر میں شدید برف باری کے باعث راولپنڈی۔ مری۔ سری نگر روڈ بالکل بند ہو گئی ہے۔ برف متواتر کئی گھنٹوں تک پڑتی رہی۔ بانہال کی سڑک پر آمد و رفت پہلے سے ہی بند ہے۔

**لاہور ۹ جنوری** پنجاب پراونشل کانفرنس کمیٹی کی جنرل سکرٹری شپ کے لئے ملک نصر اللہ خان عزیز کے حق میں ان کے دوسرے حریف دستبردار ہو گئے ہیں۔ اس لئے امید ہے۔ کہ وہ منتخب ہو جائیں گے۔

**لنڈن ۹ جنوری** فلسطین سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ شاہ نجاشی کے ساتھ حبشہ کے جو ۸۰ سرکردہ فوجی جرنیل فلسطین چلے گئے تھے۔ انہیں سائنیور مسولینی کے ایجنٹوں نے ترغیب دی۔ کہ وہ حبشہ میں بڑے بڑے عہدے قبول کر لیں۔ اور وہاں جا کر قبائل کو اطالیہ کا مطیع بنانے میں مدد دیں۔ مگر انہوں نے انکار کر دیا۔

**دہلی ۹ جنوری** صوبجاتی اسمبلیوں کے سپیکروں کی کانفرنس ختم ہو گئی ہے معلوم ہوا ہے کہ کانفرنس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ اسمبلیوں کے اجلاس میں کسی قسم کی دعا کرنے کی اجازت نہ دی جائے کہ کیونکہ اس سے فرقہ دار مناقشات پیدا ہوتے ہیں اس ضمن میں یہ رعایت رکھی گئی ہے۔ کہ اگر اسمبلی کی اکثریت کوئی دعا کرنا چاہے۔ تو وہ سپیکروں کی اجازت سے ایسا کر سکتی ہے

**لکھنؤ ۹ جنوری** یوپی کے اچھوتوں نے فیصلہ کیا ہے کہ جب یوپی اسمبلی کا اجلاس ہو تو کانگرسی گورنمنٹ کے خلاف مظاہرے کئے جائیں۔ ان کا مطالبہ ہے کہ ۲۵ فیصدی ملازمتیں اچھوتوں کو دی جائیں۔ وزارت میں دو وزیر اچھوت ہوں۔ ان پر جو ٹرمنے ہیں۔ وہ منسوخ کر دیئے جائیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ اچھوتوں کے چند لیڈر الہ آباد جا رہے ہیں۔ تاکہ پنڈت جواہر لال نہرو کے سامنے اپنے یہ مطالبات پیش کریں

**لکھنؤ ۹ جنوری** اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کانگرسی مسلمان لکھنؤ میں ایک کانفرنس منعقد کر رہے ہیں۔ اس کانفرنس میں فرقہ دار مصالحت کے متعلق پنڈت جواہر لال نہرو کے بیان پر غور کیا جائے گا۔ اور مصالحت کی تجاویز سوچی جائیں گی۔

**دہلی ۹ جنوری** معلوم ہوا ہے حکومت دہلی بھی آنریری مجسٹریٹوں کے طریق کو اڑا دینے پر غور کر رہی ہے۔ چنانچہ چیف کمشنر صاحب اس تجویز پر غور کر رہے ہیں۔ کہ اول آنریری مجسٹریٹوں کو اڑا دیا جائے۔ لیکن اگر اس ضمن میں کوئی مشکلات ہوں تو بتدریج کمی کر کے ایک سال کے اندر اندر اس طریق کو خیرباد کہہ دیا جائے۔

**لکھنؤ ۹ جنوری** مراد آباد سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بشیر احمد بعہدہ کانگرسی امیدوار نے جن کو مسٹر اختر حسین امیدوار مسلم لیگ نے مراد آباد کے ضمنی انتخاب میں شکست دی تھی۔ موخر الذکر کے خلاف عذر داری پیش کر دی ہے

**دہلی ۹ جنوری** سرکاری حلقوں میں تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ اس افواہ میں کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں کسی قسم کی ترمیم کا امکان ہے کوئی صداقت نہیں۔

**جالندھر ۱۰ جنوری** سردار ہری سنگھ ایم۔ ایل اے نے پنجاب اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں جو آج منعقد ہو رہا ہے یہ سوالات دریافت کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ (۱) لاہور میں دا تسرائیکل دربار کا خیال پہلے کس کے دل میں پیدا ہوا اور (۲) اس دربار کے سلسلہ میں حکومت پنجاب اور لاہور میونسپلٹی کو کس قدر مصارف برداشت کرنے پڑے ہیں۔

**لاہور ۹ جنوری** معلوم ہوا ہے سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب انفلوائنزا کے معمولی عارضہ میں مبتلا ہیں ڈاکٹروں نے انہیں کامل آرام کا مشورہ دیا ہے۔ ان حالات میں وہ اسمبلی کے اجلاس کے پہلے دن اس میں شریک نہیں ہو سکیں گے۔

**احمد آباد ۹ جنوری** آج یہاں ایک کارخانہ میں آگ لگ گئی۔ یہ آگ شام کو لگی اور ½ ۱۱ بجے شب تک فرو نہ ہو سکی۔ فائر بریگیڈوں کی بلیغ مساعی کے باوجود اب تک آگ کا زور باقی ہے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ایک لاکھ روپے سے زیادہ کا نقصان ہو چکا ہے۔

**قاہرہ ۹ جنوری** شاہ فاروق نے فیصلہ کیا ہے کہ ۲۰ جنوری کو شرعی احکام کے مطابق اپنی شادی فریدہ ذوالفقار سے عمل میں لائیں۔ شرعی پابندی کے مطابق دلہن پردہ میں رہے گی

**نیویارک ۹ جنوری** صوبجات متحدہ امریکہ کے گذشتہ عمال کی سکرٹری مس پرکنس نے اعلان کیا ہے کہ یکم اکتوبر ۱۹۳۷ء میں بیکاروں کی تعداد بقدر ۵ لاکھ ۷۰ ہزار بڑھ گئی تھی۔ یکم جنوری ۱۹۳۷ء سے ۳۰ نومبر تک ۱۶ ارب ۹۳ کروڑ ڈالر بیکاروں پر خرچ ہو چکا ہے

**کراچی ۹ جنوری** آج "یوم چین" کے سلسلہ میں ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی نے ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس میں جاپانی مال کے مقاطعہ کا فیصلہ کیا گیا۔ اور چین کی امداد کے لئے کچھ رقم جمع کی گئی۔

**پشاور ۹ جنوری** حکومت صوبہ سرحد نے "بیگار" کے انسداد کے لئے اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک بل پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کی رو سے بیگار کا لینا جرم قرار دیدیا جائے گا۔

**لنڈن ۹ جنوری** مزدوروں کی کونسل نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں اس بات پر بے چینی کا اظہار کیا گیا ہے کہ امن پسند اقوام جاپان کے استعمار پسندانہ اقدامات کی روک تھام کے لئے کوئی عملی پروگرام مرتب نہیں کر رہیں بیان میں حکومت برطانیہ سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ برطانوی شہریوں کو جاپان کے ہاتھ کسی قسم کا سامان جنگ فروخت کرنے سے باز رکھیں اور انہیں جاپان کو قرضہ دینے سے بھی روکا جائے

**لنڈن ۹ جنوری** ٹوکیو کی اس اطلاع نے لنڈن میں اضطراب کی لہر دوڑا دی ہے۔ کہ جاپان چینی جنگی خانوں پر قبضہ کرنے کی تجویز کر رہا ہے۔ اگر یہ صورت پیدا ہو گئی۔ تو برطانیہ کا کروڑوں روپیہ جو چین کو بطور قرض دیا گیا ہے وصول نہیں ہو سکے گا۔

**ماسکو ۹ جنوری** معلوم ہوا ہے حکومت روس نے کوریا کے ان ۲ لاکھ باشندوں کو جو روس میں رہتے ہیں۔ روس سے وسطی سائبیریا کو چلے جانے کا حکم دیا ہے۔ اس پر حکومت جاپان نے روس کو الٹی میٹم دیدیا ہے کہ وہ کوریا کے باشندے ہیں اگر ان کو واپس نہ بلایا گیا تو حکومت جاپان سخت اقدام کرنے پر مجبور ہو گی

**نئی دہلی ۹ جنوری** اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کونسل آف سٹیٹ کا اجلاس